۷۲

بہتر فرقے ہمیشہ جہنم میں

مُصنّف
مولانا رضوان احمد نوری شریفی

72

الجامعة البركاتيه

باسمہٖ تعالیٰ

بہتّر فرقے ہمیشہ جہنّم میں

مصنّف

الجامعۃ البرکاتیہ

پوسٹ گھوسی ضلع مئو (یو۔ پی۔)

ناشر

آل انڈیا بزمِ گلزارِ ملّت ناگ پور

نام کتاب : بہتر فرقے ہمیشہ جہنم میں

مصنف : مولانا رضوان احمد صاحب نوری شریفی
شیخ الادب دار العلوم اہلسنت شمس العلوم
وبانی الجامعۃ البرکاتیہ پوسٹ گھوسی ضلع مئو۔(یوپی)

کمپوزنگ : محمد بلال اشرف قادری گھوسی

تعداد : گیارہ سو

سن طباعت : ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ/اکتوبر ۲۰۱۳ء

صفحات : ۱۱۲

قیمت :

ملنے کے پتے

کتب خانہ امجدیہ

۴۲۵ مٹیا محل جامع مسجد دہلی - ۶

تقریظ جلیل

قاضی القضاۃ تاج الشریعہ حضور مفتی محمد اختر رضا خان صاحب قادری ازہری
قائم مقام حضور مفتیٔ اعظم، أفاض الله علينا من بركاتهما۔
صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء وصدر مفتی مرکزی دار الافتاء بریلی شریف

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم وآله وصحبه الكرام أجمعين
ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

میں نے زیر نظر کتاب ''بہتر فرقے ہمیشہ جہنم میں'' کا پیش لفظ پڑھوا کر بغور سنا، اس سے پہلے اس مضمون کی کچھ قسطیں بھی سن چکا ہوں، بحمدہ تعالیٰ یہ رسالہ اہل سنت و جماعت کیلئے بہت مفید ہے خصوصاً اس کا پیش لفظ جس میں پوری کتاب کا اجمالی جائزہ لیا گیا سب سے پہلے پڑھنے کے قابل ہے۔ مجیب سلمہ القریب المجیب نے مذہب اہل سنت و جماعت کی خوب تائید کی اور حدیث افتراق امت کا صحیح مفہوم آیات و احادیث سے اور شراح حدیث کے اجماعی کلمات سے خوب آشکار کیا، اور اس خود ساختہ تحقیق جس کے اندر صلح کلیت کو چھپانے کی کوشش کی گئی اور بزور زبان اسی کو مفہوم حدیث ٹھہرانا چاہا اس کا پردہ فاش کیا۔ اس خود ساختہ تحقیق کی حمایت پر مضمون نگاری ونشر و اشاعت کے ذریعہ سے جو لوگ کمر بستہ ہوئے وہ بھی بے نقاب ہوئے، عوام اہل سنت اس پیش لفظ کو بار بار پڑھیں اور جو افراد صلح کلیت کی حمایت پر کمر بستہ ہیں اور اس کے لیے وہ جو وسائل اختیار کر رہے ہیں ان سے ہوشیار رہیں اور مسلک اہل سنت جس کا دوسرا نام اس دور میں مسلک اعلیٰ حضرت ہے پر قائم رہیں اور اپنی شناخت برقرار رکھیں۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو جزائے خیر دے اور اس کتاب کو قبول عام بخشے "ويرحم الله عبدا قال آمينا"۔ قال بفمه وأمر برقمه۔

محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ القوی
۲۵/جمادی الأولى ۱۴۳۴ھ مطابق ۸/اپریل ۲۰۱۳ء

بدایوں کے مقابلہ میں اور بدایوں بریلی کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے حالانکہ آج بھی
علمائے بدایوں کے ناموں کے ساتھ بدایونی اور علمائے بریلی کے ناموں کے ساتھ
بریلوی لکھا اور بولا جاتا ہے اور کوئی اس کو مذموم نہیں جانتا۔

اس لئے میں کہتا ہوں کہ کسی نام کا مستحسن اور مذموم ہونے کا معیار اسلام
وشریعت ہے یعنی شرعی نقطۂ نظر سے اس کے معنی اچھے ہیں تو مستحسن ہے اور اگر معنی
برے ہیں تو ''مذموم'' ہے اور بدایونی تحقیق کے معنیٰ میں شرعاً کوئی قباحت نہیں اس
لئے کہ اس کا مطلب یہی ہے کہ بدایوں کے رہنے والے یا تعلق رکھنے والے کی تحقیق،
بلکہ یہ نام اچھا اور مستحسن ہے اس لئے کہ میں نے براہ راست محقق صاحب کا نام لینا
مناسب نہیں سمجھا کہ کہیں ان کی دلآزاری نہ ہو جائے اور فصاحت وبلاغت کا مقتضا
یہی ہے کہ جہاں نام لینا قبیح ہوتا ہے وہاں کسی وصف سے موسوم کی تعبیر کی جاتی ہے۔

بدایونی تحقیق کے نام سے شیرازہ منتشر ہورہا ہے اس لئے مذموم ہوگیا، اگر براہ
راست محقق صاحب کے نام سے موسوم کیا جاتا یا اسیدی تحقیق نام رکھا جاتا جب بھی
''شیرازہ'' منتشر ہوتا اور محقق صاحب اور ان کے متعلقین کی دلآزاری ہوتی۔

اس لئے ایسا نام رکھنا جو سب کے نزدیک پسندیدہ ہو انسانی بس سے باہر ہے
انسان اپنی صواب دید پر نام منتخب کرتا ہے اس میں کسی کو اعتراض کا کوئی حق نہیں پہنچتا،
اس کا بھی معاملہ ''لامناقشۃ فی الاصطلاح'' ہی جیسا ہے۔ بدایونی تحقیق نام رکھتے وقت
یہ بات تو میرے ذہن میں بھی نہ تھی اور بہت سے لوگ اس سے ناواقف تھے، مگر
ایڈیٹوریل کے پڑھنے سے لوگوں کا ذہن اس طرف گیا اس لئے میرا نام رکھنا مذموم
نہیں ہوا بلکہ ایڈیٹوریل کا تبصرہ مذموم ہوا۔ اسی تبصرہ کو شر صاحب نے بہت پسند کیا
ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں ''اس کی پہلی قسط کی اشاعت کے ساتھ فاضل مدیر نے ایڈیٹو
ریل ''Box'' میں ایک چشم کشا نوٹ لگایا ہے جس کی معنویت آگے کی قسطوں کی
اشاعت کے ساتھ دوچند ہوتی گئی ہے، اس نوٹ نے قارئین کے ذہن کے لئے ایک

فکری سمت متعین کردی ہے'' میں نے تیسری قسط میں ''غلط فہمی کا ازالہ'' کے عنوان کے
تحت جو کچھ تحریر کیا ہے اس کی وجہ سے ایڈیٹوریل کو چشم کشا کہا ہے جس سے یہ ظاہر ہو
رہا ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کے ہم خیال علما میں علمائے بدایوں شامل نہیں ہیں اور
اعلیٰ حضرت اور علمائے بدایونی کے درمیان اختلاف مسئلہ تکفیر میں ہے، حالاں کہ ایسا
نہیں ہے بلکہ اعلیٰ حضرت اور علمائے بدایوں دونوں ہم خیال وہم مشرب تھے، علمائے
بدایوں شروع ہی سے بدمذہبوں کا رد کرتے رہے اور رفض و وہابیت جیسے فتنوں کے
مقابلے میں ڈٹے رہے، چنانچہ علامہ فضل رسول بدایونی کے والد ماجد حضرت علامہ
عبدالمجید علیہما الرحمۃ الرضوان نے رافضیوں اور وہابیوں کے رد میں ایک ایک رسالہ
تصنیف فرمایا۔ علامہ فضل رسول بدایونی قدس سرہٗ نے ''البوارق المحمدیہ لرجم الشیاطین
النجدیہ، احقاق الحق وابطال الباطل، سیف الجبار المسلول علی الاعداء للابرار اور
''المعتقد المنتقد'' جیسی مدلل و مستند کتابیں تصنیف فرما کر بدمذہبوں کا قلع قمع کر
دیا۔ آپ کے صاحب زادے حضرت مولانا شاہ محی الدین مظہر محمود قادری نے وہابیہ
کے رد میں ''شمس الایمان'' تصنیف فرما کر خرمن وہابیت کو خاکستر کردیا اور شیخ الاسلام
تاج الفحول مظہر حق عبدالقادر محب رسول قدس سرہٗ کے زمانے میں فتنے پھیل گئے،
وہابیت عام ہوگئی اور فتنۂ ندوہ نے سر اٹھایا تو آپ اس فتنے کے مقابلے کے لئے ڈٹ
گئے، اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ نے آپ کا ساتھ دیا
اور ندوہ کے خلاف کتابیں اور رسالے شائع کئے یہاں تک کہ اس کے فتنے کی آگ
سرد ہوگئی، لہٰذا معلوم ہوا کہ علمائے بدایوں اور سیدنا اعلیٰ حضرت قدست اسرارہم کے
درمیان بدمذہبوں کی تکفیر کے سلسلے میں اختلاف نہیں تھا۔ المعتقد المنتقد پر سیدنا اعلیٰ
حضرت کا حاشیہ المستند المعتمد بھی اس کی گواہی دے رہا ہے، اختلاف تو بہت
بعد میں ایک فرعی مسئلہ جمعہ کی اذان ثانی کے بارے میں رونما ہوا یہ مسئلہ بھی اگر
حضرت تاج الفحول قدس سرہٗ کی حیات مبارکہ میں پیدا ہوا ہوتا تو کوئی اختلاف ہوتا ہی